بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسْمَ اللهِ وَالحَمْدُ للهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهَ، وَبَعْدُ:

094:سورۃالشرح کی مختصر تفسیر

جزء عم کی تفسیر کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں سورۃالشرح کی مختصر تفسیر بیان کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

﴿اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ① وَوَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ② الَّذِىۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ③ وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ④ فَاِنَّ مَعَ
الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ⑤ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ⑥ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ⑦ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ⑧﴾ (الشرح: 1-8)

اس عظیم سورۃ میں جو بنیادی پیغام ہے وہ رسالت کا ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ہیں۔

الایمان بالرسل میں جو سب سے بنیادی حصہ ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان، اور خصوصی ذکر ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض خاص انعامات اور احسانات جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرمائے ہیں اُن میں سے بعض کا ذکر ہے۔

بعض کا ذکر سورۃ الضحیٰ میں گزر چکا ہے اِس سے جو پہلی سورۃ ہے اور جو باقی کے انعامات اور احسانات ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں بیان کیے ہیں بہت سارے انعامات اور احسانات کے ساتھ ساتھ۔

اس سورۃ کی ابتداء استفہام سے ہوئی ہے: ﴿اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ﴾ (کیا ہم نے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا)۔

اور یہ استفہام استفہام تقریری ہے یا اقراری ہے یعنی ہم نے یقیناً آپ کے سینے کو کھول دیا ہے۔

اور استفہام سے جب یعنی کوئی جملہ شروع ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شوق پیدا ہوتا ہے اور جس کے تعلق سے سوال کیا جا رہا ہے اس سے پہلے آپ قَدْ اور فعل ماضی لگا دیں، یعنی یقیناً تحقیق یہ ہو چکا ہے معاملہ۔

﴿اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ﴾: یعنی "قد شرحنا لك صدرك": "یقیناً"، اور یہ حق ہے۔

اور انشراح الصدر سے مراد کیا ہے؟ سینہ کھلونے سے کیا مراد ہے؟

ہم سب جانتے ہیں کہ ہماری زندگی میں حالات بدلتے ہوئے ہمارے سینے میں جو کیفیت ہے وہ بھی بدلتی رہتی ہے، بعض اوقات ہم سینے کو کشادہ پاتے ہیں جب خوش ہوتے ہیں، بعض اوقات سینے کو تنگ پاتے ہیں جب کوئی پریشانی طاری ہو جاتی ہے تو سینے کی کشادگی اور سینے کی جو تنگی ہے ہماری زندگی میں اس کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے خوشی اور غمی کے اعتبار سے۔

اور اس کی دو قسمیں ہیں انشراح الصدر کی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب ہم بات کرتے ہیں تو اس کی ایک ہے حسّی اور دوسری معنوی؛ معنوی جو میں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ حالات کے بدلتے ہوئے ہمارا سینہ جو ہے اس میں تنگی اور کشادگی کی حالت بدلتی رہتی ہے، جو حسّی ہے وہ خاص ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے۔

یعنی حقیقتاً محسوس طریقے سے سینے کو چاک کر دیا گیا اور اُسے کھول دیا گیا ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں معجزہ تھا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بچپن میں تو اُن کا پانچ سال کی عمر میں سینے کو کھول دیا گیا اور دو فرشتے آئے سونے کا برتن تھا اس میں زم زم کا پانی تھا اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینے کو کھول دیا گیا اور دل نکال کر اس زم زم کے پانی سے دھویا گیا پھر دل کو واپس کر دیا گیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ دل نکالے گا کیسے ممکن ہے میڈیکل سائنس تو کہتی ہے یہ ہو گا وہ ہو گا ؟! یہ میڈیکل سائنس کہتی ہے جو ربّ نے کرنا ہے وہ کن فیکون ہوتا ہے اور یہ حق ہے صحیح حدیث میں ثابت ہے، ہم کہتے ہیں آمنا و صدقنا، چاہے میڈیکل فیلڈ جو بھی کہے کہتی رہے ہمیں اُس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وہ حق ہے۔

اور پھر معجزہ کیا ہوتا ہے؟ جو عقلوں کو عاجز کر دے۔ میڈیکل فیلڈ کو عاجز کر دے وہی تو معجزہ ہوتا ہے نا؟! اگر میڈیکل فیلڈ عاجز نہ ہو معجزہ تو نہ ہوا نا! یہی ہوتا ہے نا معجزہ؟

اللہ تعالیٰ کی آیت: جب ہم آیت کی بات کرتے ہیں آیت وہ چیز ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت، کمال قدرت اور وحدانیت پر دلالت کرتی ہے یاد رکھیں۔

اور کتنی بڑی عظمت ہے ہم سورج کو دیکھتے ہیں کتنی عظیم مخلوق ہے تو ربّ اس سے بڑھ کر کتنا عظیم ہو گا؟! آسمانوں کو دیکھتے ہیں کتنا وسیع آسمان ہے تو ربّ کی عظمت وسعت کتنی ہو گی؟! تو یہ سب دلالت ہے علامات ہیں ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کی کمال قدرت، عظمت اور وحدانیت۔

اور انشراح الصدر جو ہے معنوی طریقے سے اس کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) ایک انشراح الصدر شرعی ہے، شریعت کے لیے سینہ کشادہ ہو جاتا ہے۔ (۲) اور دوسرا ہے کہ سینہ کشادہ ہو جاتا ہے جو کونی اَمر ہے اللہ تعالیٰ کی جو تقدیر ہے تقدیر کے تعلق سے۔

شریعت کے اعتبار سے جو شرعی اُمور ہیں اُن کے لیے سینے کا کشادہ ہونا:

آپ دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے ہیں جب اللہ تعالیٰ کا حکم آجاتا ہے نا اُوامر اور نواہی کہ یہ کرنا ہے یہ نہیں کرنا ہے تو سینے تنگ ہو جاتے ہیں کہ ارے شریعت کے پابند ہو جائیں گے داڑھی رکھنی پڑے گی! حجاب کرنا پڑے گا باہر نہیں نکلنا پڑے گا! یہ نہیں دیکھنا پڑے گا وہ نہیں دیکھنا پڑے گا! یہ نہیں سننا پڑے گا وہ نہیں سننا پڑے گا! سینہ تنگ ہو جاتا ہے۔

یہ کیا ہے یہ سینے کی کون سی تنگی ہے؟ یہ شرعی اُمور کی وجہ سے سینے کی تنگی ہے۔

اور بعض لوگ اس کے بالکل برعکس کہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم آجاتا ہے تو سینہ کشادہ ہو جاتا ہے، نماز کے لیے جاتے ہیں راحت محسوس کرتے ہیں سینہ کشادہ ہو جاتا ہے، قرآن کی تلاوت کرتے ہیں سینہ کشادہ ہو جاتا ہے اور مزہ محسوس کرتے ہیں اپنے سینے میں ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔ کیوں؟ یہ کون سی انشراح ہے؟ انشراح الصدر الشرعی؛ شریعت کے اُمور میں سینے میں جو ہے وہ ٹھنڈک بھی محسوس ہوتی ہے اور کشادہ بھی ہو جاتا ہے۔

اور اسی طریقے سے جو باقی اُمور ہیں یہاں تک دیکھیں جہاد کے لیے جہاں پر جان آپ ہتھیلی پر رکھ کر نکلتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے کلمہ توحید کی سربلندی کے لیے کہ صحابہ کرام جاتے تھے اور سلف جاتے تھے جہاد کے لیے تو بالکل کوئی پرواہ نہیں ہوتی تھی اگرچہ دیکھیں سب سے مشکل مرحلہ سب سے مشکل معاملہ کہ جان اللہ کے راستے میں قربان کرنے کے لیے نکلے ہیں یہ نہیں کہ آنا ہے واپس!

آج کل کہتے ہیں کہ جہادی کیمپ لگے ہیں جانتے ہیں جو جاتے ہیں کس لیے جاتے ہیں؟ اُن کو پتہ ہے وہ کہتے ہیں کہ واپس آنا ہے۔ کیوں؟ صرف ٹریننگ حاصل کرنے کے لیے جانا ہے۔ اگرچہ جہاد سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا!

کیا تعلق ہے جہاد ایسے کیا جاتا ہے؟! جس جہاد سے امت میں فساد برپا ہوا ہے یہ کیا ہے یہ کون سا جہاد ہے؟!

الغرض؛ تو جان ہتھیلی پر رکھ کر قربان کرنے کے لیے جاتے تھے سینہ کشادہ ہو تو یہ کام ہو سکتا ہے نا اگر سینہ تنگ ہو کون کر سکتا ہے؟! اس لیے ہر بندے کا کام نہیں ہے یہ۔

اس لیے جہاد سے پہلے جہاد کی تربیت لازمی ہے تربیت میں کیا ہوتا ہے؟ سینہ کشادہ ہو جاتا ہے تب کوئی شخص اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اپنی جان قربان کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کے راستے میں دین کی سربلندی کے لیے کسی ذاتی مقصد کے لیے نہیں کیونکہ ایسے لوگ بھی تو تھے نا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تھے۔

ایسا شخص تھا نا صحیح حدیث میں آیا ہے کہ وہ بھی میدان جہاد میں صحابہ کرام کے ساتھ چلا گیا، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اہل جہنم میں سے ہے (یہ جہنمی بندہ ہے)۔

ارے میدان جنگ میں ہے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر جان قربان کرنا چاہتا ہے صحابہ کرام کے ساتھ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلا ہے اس کے باوجود بھی جہنمی ہے؟! خلل کہاں پر ہے؟ دل کے اندر خلل ہے۔ کیوں؟ کیونکہ وہ حمیت اور تعصب قومیت کے لیے گھر سے نکلا تھا کہ میری قوم جارہی ہے میں اپنی قوم کا دفاع کرنے کے لیے جارہا ہوں قوم کی عزت کے لیے جارہا ہوں؛ عصبیت ہے حمیت ہے جاہلیت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی کہ یہ بندہ جو ہے نا (علم غیب تو نہیں جانتے نا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ بندہ اس مقصد کے لیے جارہا ہے۔

تو ایک صحابہ نے دیکھا کہ بھئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہیں نا وہ سچ اور حق فرماتے ہیں ذرا دیکھوں تو صحیح یہ کرتا کیا ہے بندہ؟! ہمارے ساتھ نکلا ہے ہمارا مقصد بھی نیک مقصد ہے اس بندے کا پتہ نہیں کیا مقصد ہوگا؟! تو دیکھ رہا تھا کہ یہ بندہ کرتا کیا ہے ایک موقعے پر دیکھا کہ اُس کو بہت ساری چوٹیں لگی ہیں آخر میں یہ بندہ دنیا سے تنگ آکر زندگی سے تنگ آکر چوٹوں کو برداشت نہ کرسکا تکلیف کو برداشت نہ کرسکا اپنی ہی تلوار کی نوک اپنے سینے پر لگا کر اپنے آپ کو یعنی اس تلوار پر دھکا دے دیا اور تلوار اس کے پار ہوگئی (تلوار جو ہے سینے کے پار ہوگئی) اور وہ بندہ مرگیا خودکشی کرلی!

میدان جہاد میں خودکشی کہاں سے آگئی بھئی؟! جہاد کا خودکشی سے کوئی تعلق ہے؟!

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ جہنمی ہے، آج خودکش حملہ آور جو ہیں وہ صرف تلوار نہیں دَس بیس تلواروں سے بھی زیادہ بم اپنے سینے سے لگا دیتے ہیں اور اسے بلاسٹ کردیتے ہیں اور مسلمانوں کے بیچ میں! اور کہتے ہیں کہ یہ بڑا مجاہد ہے اور ستّر حوریں اس کو لے کر جارہی ہیں جنت میں!

ایک شخص ایک تلوار کی وجہ سے وہ صرف اپنی جان لیتا ہے جہنمی ہے اور گواہی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے رہے ہیں اور یہ شخص مسلمانوں کا قتل عام کرکے خونریزی کرکے اپنی جان بھی گئی! اور کئی مسلمان یعنی بے قصوروں کی جان جن میں بچے اور عورتیں بھی شامل ہیں!

اگرچہ کافر بھی ہوں تب بھی قتل سے منع کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بچوں کو قتل نہ کرنا، عورتوں پر ہاتھ نہ اٹھانا عورتوں کو قتل نہ کرنا! اور یہ ظالم لوگ اپنے مسلمان بھائیوں کو قتل کردیتے ہیں! (سبحان اللہ)۔

الغرض؛ تو سینہ کشادہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق کہ اللہ کا حکم آگیا سینہ کشادہ ہو گیا، میرے بھائی! اس کی تربیت بہت لازمی ہے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ایک شخص کو دیکھتے ہیں کہ وہ مسجد کی پہلی صف میں بیٹھا ہے آذن ہوتی ہے کبھی اس کو وہاں سے یعنی غائب ہوتے نہیں دیکھا ہم نے! جب نہیں ہوتا تو مطلب کسی مسئلے میں ہے بیمار ہے یا کوئی مسئلہ ہے۔

کیسے بندہ آتا ہے؟ سینہ کشادہ ہے، جب سینہ کشادہ ہو جاتا ہے تو پھر آنکھ، پاؤں، ہاتھ، دماغ، دل سب سیدھا ہو جاتا ہے کیونکہ مزہ محسوس ہوتا ہے۔

اچھا فُٹ بال کا میچ تو ہوتا ہے پینتا لیس منٹ کا ایسا ہوتا ہے نا؟ ڈیڑھ گھنٹے کا ہوتا ہے یعنی ایک اس کا جو ہاف ہے پینتا لیس منٹ کا ہوتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ کس طریقے سے لوگ کھڑے ہوتے ہیں؟ شور ہوتا ہے ان کے گلے بھی نہیں بیٹھتے ان کے کانوں میں بھی درد نہیں ہوتا! اور شور ہوتا ہے اِدھر سے چیخ رہا ہے اُدھر سے چیخ رہا ہے کوئی عجیب سا عالم ہوتا ہے!

اُن کا جو ایک گھنٹہ ہے یا ٹوٹل ٹام ملا کر سوا گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ جو ہے کیسے گزرتا ہے؟ بڑے مزے میں گزرتا ہے۔ کیوں جانتے ہیں؟ سینہ کشادہ تھا ان کا؟ اس کے لیے۔

اس سے بڑھ کر کرکٹ کا میچ پہلے ففٹی اوورز ہوتے تھے اب تو کم بھی کر دیئے ہیں ٹوئنٹی ٹوئنٹی کر دیا ہے؛ اچھا پچاس اوورز یعنی میں بعض لوگوں کو دیکھتا تھا (اللہ رحم کرے) کہ صبح صبح چلے جاتے تھے، لائن لگی ہوتی تھی نا فجر سے پہلے بھی بعض لوگ چلے جاتے تھے، دو گھنٹے پہلے جاتے تھے لائن میں لگتے تھے کھڑے ہو جاتے تھے اور پورا میچ دیکھ کر کہتے کہ یعنی بیٹھنے کا ہمیں موقع نہیں ملتا تھا بس یوں ہوتے تھے کہ بھئی چھکا چوکا لگے گا، یعنی پوراری ایکشن جو ہوتا ہے نا جیسا کہ یوں لگتا کہ وہ بندہ پورا دل لے کر بیٹھا ہے اپنا بس! کہاں تھکن گئی تھکاوٹ کہاں پر ہے؟ کیونکہ مزہ محسوس ہوتا تھا۔ کیوں؟ سینہ کشادہ ہے اس عمل کے لیے؛

اگر یہی بندہ مسجد میں کھڑا ہو جائے نا اور امام صرف دو آیتیں لمبی پڑھ دے سینہ کتنا تنگ ہو جاتا ہے کہتا ہے کہ پتہ نہیں دوبارہ اس مسجد میں نہیں آنا یہ امام جو ہے بڑا لمبا کھینچتا ہے ٹانگوں میں درد ہو گیا بھئی! ٹانگوں میں درد ہو گیا! یعنی اگر آپ تراویح کی لمبی سے لمبی نماز بھی دیکھ لیں ایک رکعت دَس منٹ سے بڑھ کر نہیں ہوتی (لمبی سے لمبی بھی دیکھ لیں آپ!)؛ اتنا ہوتا ہے نا عمومی طور پر؟ دَس منٹ میں تمہاری ٹانگیں کانپ اٹھی ہیں اور وہاں پر سارا دن کھڑے رہے ہو کم سے کم دو گھنٹے تو کھڑے رہے ہو گے نا وہاں پر مسلسل! وہاں پر کیوں؟ کیونکہ وہاں اپنے دل سے گیا ہے یہاں پر اپنے پاؤں سے چل کر صرف، دل سے نہیں گیا اپنے جسم سے چل کر گیا ہے وہاں پر اپنے دل سے چل کر جاتا ہے یہ فرق ہے۔

توعلم کی روشنی میں جب تربیت کی جاتی ہے؛اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کی تربیت کی ہے اس لیے سب سے بہترین لوگ ثابت ہوئے اپنے زمانے کے اور ہر زمانے سے بہتر وہ زمانہ تھا۔ کیوں ؟ اپنے دل سے عمل کرتے تھے عبادت سمجھ کر کرتے تھے، ہم عادت سمجھ کر کرتے ہیں اور اپنے جسم سے کرتے ہیں جسم تھک جاتا ہے دل نہیں تھکتا یادرکھیں۔

جب دل عزم کرلیتاہے ناتو جسم بھی ساتھ دیتاہے، جب دل ہار جاتاہے توپورا جسم ہار جاتاہے یہ لازم اور ملزوم ہے یادرکھیں۔

توسینہ کشادہ ہوجاتاہے اُمر شرعی کے لیے پھر سینہ کشادہ ہوجاتاہے اُمر کونی کے لیے؛ جس کا سینہ دین کے لیے کشادہ ہوتاہے واللہ میرے بھائیو! اس کا سینہ مصیبتوں میں بھی کشادہ رہتاہے۔

مصیبت آن پڑی ہے اپنے ربّ کی طرف سے اسے یقین ہوتاہے کہ میرے ربّ کی طرف سے آزمائش ہے جس نے بہت کچھ دیا ہے اتنے انعامات احسانات ہیں میں گن نہیں سکتاہوں اگر کچھ چھین لیاہے تواسی کی آزمائش ہے کہ صبر کرتاہے میرابندہ کہ نہیں ،میں صبر کرتاہوں؛اور صبر کرتاہے توفیق وہی دیتاہے۔

صبر کی توفیق بھی وہی دیتاہے کیوں ؟اس کا سینہ جو شریعت کے لیے قرآن اور سنت کے لیے کشادہ ہے تنگی محسوس نہیں کرتااللہ کا حکم آگیا، اگر خواہشات ختم ہو جاتی ہیں پوری دنیاناراض ہو جاتی ہے اسے پرواہ نہیں ہوتی۔ کیاواقعی یہ بندہ سچاہے کہ نہیں تواللہ تعالیٰ آیات کونیہ سے اور مصیبتوں سے آزمالیتاہے مزید ثابت قدمی ملتی ہے مزید توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔

دیکھیں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے سب سے زیادہ تکلیفیں برداشت کی ہیں اللہ کے راستے میں، پھر صحابہ پھرالامثل ، فالامثل جو اُن جیسے حق کے راستے پر ہیں۔

اس لیے حق کے راستے پر چلتے ہوئے جب مصیبتیں آئیں گی (اور ضرور آئیں گی یاد رکھیں) کرنا کیاہے ؟ حق کو چھوڑ دیناہے کمپرومائز(Compromise) کرناہے ؟ نہیں ہر گز نہیں واللہ! مزید ثابت قدمی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں "ہم مجبور ہیں ہمارے ادارے بند ہو جائیں گے ہمارا کام بند ہو جائے گا اس لیے ہم اہل بدعت سے بھی دوستی کر لیتے ہیں"۔

سبحان اللہ؛ اگر تمہارا ادارہ تمہاری مرضی سے چلتاہے ناتو بند ہو کر رہے گا اور اگر ربّ کی مرضی سے چلتاہے اور اس میں خیر ہے بند ہونے میں تو بند ہو گا تو کیاہے ؟!

آپ مجھے بتائیں کہ آپ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بڑے عالم ہیں ؟اس سے بڑھ کر کوئی ادارہ چلاتے ہیں جن کی مجلس میں پانچ ہزار طلباء ہوتے تھے ؟ مجلس میں پانچ سو علم حدیث حاصل کرتے اور باقی اخلاق کا علم حاصل کرنے کے لیے آتے تھے۔

معتزلہ اقتدار میں آئے اور آزمایا گیا بڑی مصیبت آگئی لیکن جب آیات شرعیہ کے لیے سینہ کشادہ تھا تو کوئی پرواہ نہیں ہوئی۔ تدریس سے روک دیا گیا ادارہ بند ہو گیا مکمل کوئی پرواہ ہوئی؟ کہا کہ ٹھیک ہے میں مان لیتا ہوں؟ اگرچہ مجبوری میں جان بچانے کے لیے کفر کے کلمات کہنا بھی جائز ہیں کہ نہیں؟ لیکن نہیں!

بعض نے جب کوڑے برسائے گئے بعض سلف پر انہوں نے مان لیا کہ ٹھیک ہے قرآن مخلوق ہے تو مان لیتے ہیں ہماری جان بخش دو بھئی! ثابت قدمی دیکھیں کہ تدریس سے روک دیا گیا، علم اور تعلیم سے روک دیا گیا جبکہ ان کا مشن تھا یہ خیر کی دعوت رُک گئی! اپنے زمانے کی سب سے بہترین دعوت جانتے ہیں؟ اپنے زمانے کی سب سے بہترین پوری دنیا میں سب سے بہترین دعوت تھی، سب سے بڑا ادارہ تھا تعلیم کا اسے بند کر دیا گیا لیکن ایک انچ برابر بھی اپنی جگہ سے اپنے موقف سے نہیں ہلے۔

آج لوگوں کو صرف تھریٹ (Threat) کہیں سے آجاتی ہے "نہیں گورنمنٹ نے یہ کر دیا ہے"۔

اب طلاق کے مسئلے کو لے لیں: "گورنمنٹ نے یہ کر دیا ہے تو اب ہمارے ادارے ختم ہو جائیں گے، ڈاکٹر ذاکر نائیک کا مسئلہ ہے اب اس کا مسئلہ ہو جاتا ہے بند ہو جاتا ہے پھر اگلی ہماری باری ہے پھر اس کی باری ہے"۔

اور یہ بھول جاتے ہیں کہ جب ادارے ہماری مرضی سے نہیں چلتے اُس ربّ کی مرضی سے چلتے ہیں اگر وہ چاہے گا بند ہونا، اس میں خیر ہو گئی، تو بند ہو جائے گا ہم کیا کر سکتے ہیں؟!

اور ہم امام احمد بن حنبل (رحمہ اللہ) سے بہتر نہیں ہیں اور نہ ہمارے تعلیمی ادارے اس ادارے سے بہتر ہیں، انہوں نے کبھی معتزلہ سے ہاتھ نہیں ملایا اہل بدعت سے کبھی ہاتھ نہیں ملایا ادارہ بند ہو گیا تو ہو گیا؛ کوڑے برسائے گئے مجبور کیا گیا تب بھی انہوں نے کہا کہ میری جان تو جا سکتی ہے لیکن موقف سے نہیں ہٹوں گا میں۔

کہاں سے توفیق آئی ہے؟ ایک خلیفہ، دوسرا تیسرا خلیفہ، تین خلیفے لگاتار آئے اور ظلم و ستم کرتے رہے اور وہ مسلسل قید خانے میں تھے۔ رزلٹ کیا نکلا کس کی کامیابی ہوئی؟

آج ہم کہتے ہیں "امام اہل السنۃ" پوری دنیا میں اعلان ہوتا ہے کون امام اہل السنۃ ہیں؟ جب کہا جائے امام اہل السنۃ مطلقاً کہا جاتا ہے کون ہیں؟ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ۔

اور آئمہ نہیں تھے اس زمانے میں؟ اس سے پہلے بھی تھے بعد میں بھی آئے ہیں اور تا قیامت آتے رہیں گے لیکن ایک امام کیوں ہے؟ کیونکہ عزم تھا اپنے ربّ کے راستے میں چلنے والے تھے اور جو مصیبتیں تھیں اپنے ربّ کے لیے برداشت کرتے رہے ثابت قدمی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی۔

اس لیے شیطان کا بہکاوا ہے کہ ادارہ بند ہو جائے گا یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا یہ شیطان کے سب بہکاوے ہیں ہمیں اپنے موقف کو دیکھنا چاہیے اپنے راستے کو دیکھنا ہے کہ ہمارا راستہ کیا ہے، اگر حق کا راستہ ہے تو اس پر جمے رہو۔

ہاں اگر کہیں کوئی مصیبت آئی ہے تو حکمت عملی یہ ہے کہ آپ رُک جاؤ تھم جاؤ زیادہ شور نہ مچاؤ، یہ جو مظاہرات ہیں ویسے بھی خیر نہیں ہے مظاہرات (Demonstrations) میں۔ یہ غلط راستہ اختیار کرتے ہو تب تو مصیبتیں آتی ہیں نا؟!

امام احمد بن حنبل نے کتنی ریلیاں نکالی تھیں مجھے بتائیں ذرا ؟ کتنے مظاہرات نکالے تھے کتنی ڈیمونسٹریشنز (Demonstrations) کی تھیں ایک کا ہمیں ثبوت تو دیں کہیں پر؟ (سبحان اللہ)۔

یہ سلف کا منہج یہ سلف کا راستہ رہا ہے ہمیشہ کے لیے اور آج جب علم میں کمی ہوئی تربیت میں کمی ہوئی اور لوگ جو ہیں وہ حق کے راستے سے ہٹ گئے سلف کے راستے سے ہٹ گئے تو پھر یہ مصیبتیں سامنے آئیں۔

تو یاد رکھیں کہ سینہ کشادہ ہوتا ہے اس ربّ کے حکم سے ہوتا ہے۔ کب؟ جب یہ بندہ اپنے ربّ کے احکامات کے سامنے سَر جھکا کر اپنے سینے کو کشادہ کر لیتا ہے۔

تو اگر مصیبتیں آتی ہیں سینہ کشادہ ہو جاتا ہے توفیق اللہ تعالیٰ دیتا ہے تنگی محسوس نہیں ہوتی: ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾۔

﴿وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ﴾ (اور میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ کے بوجھ کو اتار دیا ہے)۔

وِزر کہتے ہیں گناہ کو؛ گناہ کے بوجھ کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اتار دیا ہے۔

﴿الَّذِیٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾ (جس نے آپ کی کمر توڑی ہوئی تھی)۔

کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گناہ کرتے ہیں؟ کیا انبیاء سے گناہ ہوتے ہیں؟ اسے کہتے ہیں عصمت الانبیاء کا مسئلہ اور علماء کی اس میں یعنی کافی لمبی بحث ہے۔ نبی گناہ نہیں کرتا معصوم ہے لیکن کیونکہ بشر ہے کچھ گناہ ہو سکتے ہیں جیسا کہ اس آیت میں ہے: ﴿الَّذِیٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾: ایسا گناہ جس نے آپ کی کمر توڑی ہوئی تھی۔

﴿وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝٢ الَّذِیٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾: تو وِزر تو گناہ ہی ہوتا ہے۔

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کبیرہ گناہوں سے معصوم ہیں کبیرہ گناہ کبھی کر نہیں سکتے۔

رسالت کے تعلق سے جس میں جھوٹ شامل ہے خیانت شامل ہے کبھی ہو نہیں سکتا معصوم ہیں کیونکہ اگر نبی جھوٹ بولے تو باقی بچتا کیا ہے؟! رسالت میں کیا بچتا ہے؟ رسالت آئی ہی سچ کی بنیاد پر ہے اور سچ کا پیغام لے کر آئی ہے کبیرہ گناہوں سے روکنے

کے لیے آئی ہے، شرک بدعات خرافات سے روکنے کے لیے یہ رسالت ہے حقیقتاً اگر یہ چیزیں نبی کرلے تو پھر باقی کیا بچے گا؟! کچھ نہیں بچے گا نا؟!

تو نبی اِن چیزوں سے معصوم ہے جن کا تعلق رسالت سے ہے (معصوم ہے)، صغیرہ گناہ کا امکان ہے کیونکہ بشر ہے ہو جاتے ہیں؛ ہم کہتے ہیں کہ صغیرہ گناہ نیکیوں سے مٹ جاتے ہیں جیسے حدیث میں آیا ہے قرآن کی آیت میں بھی آیا ہے ﴿ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ يُذۡهِبۡنَ السَّيِّاٰتِ ﴾(هود: 114): تو نبی سب سے بڑا حقدار ہے نا؟! اگر ہمارے نیکیوں سے گناہ مٹ جاتے ہیں تو نبی کی نیکیوں سے کیا گناہ باقی بچتا ہے؟!

لیکن بات یہ ہو رہی ہے کہ کیا نبی سے ایسا ہو سکتا ہے؟ ہاں ہو سکتا ہے۔ دیکھیں سیدنا آدم علیہ علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھ لیں نہ چاہتے ہوئے بھی گناہ ہو گیا اور جس درخت سے منع کیا اللہ تعالیٰ نے اُس درخت میں سے کھا لیا خطاء ہوئی کہ نہ ہوئی؟ خطاء ہوئی، اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی قرآن مجید میں کہ خطاء ہوئی ہے۔ لیکن اُس خطاء ہونے کے بعد جب پتہ چلا کہ غلطی ہوئی ہے کیا کیا؟ ﴿قَالَا رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ۝٢٣﴾(الأعراف: 23): فوراً توبہ کر لی رجوع کر لیا۔ تو نبی گناہ پر مصر نہیں ہوتا کبھی صغیرہ پر بھی مصر نہیں ہوتا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا؛ لیکن بات امکان کی ہو رہی ہے کہ امکان ہے کہ نہیں؟ ہاں امکان ہے ہو جاتا ہے۔

تو اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ کے گناہ جو ہیں وہ درگزر کر دیئے معاف کر دیئے جو ایسے گناہ تھے جنہوں نے آپ کی کمر کو توڑا ہوا تھا۔

جب مومن (ہم عام کی بات کر رہے ہیں) سے گناہ ہوتا ہے یوں لگتا ہے جیسا کہ پہاڑ کا بوجھ اس کے سَر پر ہے کیونکہ گناہ برداشت نہیں کرتا نا مومن لیکن ہو گیا اُس سے سینہ تنگ ہو جاتا ہے (جیسا کہ سینہ کشادہ فرمانبرداری میں ہوتا ہے تو نافرمانی میں سینہ تنگ ہو جاتا ہے مومن کا، تنگی اور کشادگی شرعی جو میں نے بات کی ہے تو ہمیشہ اُس کا عزم کرتا رہتا ہے) تو گناہ ہو گیا ہے بوجھ کے نیچے آجاتا ہے، توبہ کرتا ہے۔

کل کے درس میں بھی جمعہ کے خطبہ میں میں نے بتایا کہ سیدنا ماعز رضی اللہ عنہ کو دیکھیں، سیدہ الغامدیہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ لیں کہ صحابہ ہیں زنا ہو گیا لیکن دنیا کیسے تنگ ہو گئی اور عرض کی: ”طَهِّرْنِي يَا رَسولَ اللهِ!“ (اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے پاک کیجیے)۔ کیا مطلب ہے پاک کیجیے؟ یعنی ہمیں پتھر مار مار کر جو حد ہے زنا کی "الرجم" وہ پتھر مار مار کر

ہماری جان لیجیے ہمیں قتل کر دیجیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے (سبحان اللہ)؛ یہ ایمان کی مضبوطی ہے ایمان کی مضبوطی کی علامت ہے کہ سینے میں اتنی تنگی ہے کہ ایک گناہ کیسے ہم سے ہو گیا؟!

اگر ہم نبی کی بات کریں جب نبی سے کوئی گناہ صغیرہ ہو جاتا ہے نہ چاہتے ہوئے بھی ہو جاتا ہے اُن کی کیا ہی کیفیت ہو گی؟! کتنی تکلیف ہو گی سوچ سکتے ہیں آپ؟! اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری سنادی ہے:

﴿وَوَضَعۡنَا عَنكَ وِزۡرَكَ ۝٢ ٱلَّذِيٓ أَنقَضَ ظَهۡرَكَ﴾: یہ آیت جو ہے بلکہ پوری سورۃ خوشخبریوں کی سورۃ ہے یاد رکھیں، پوری سورۃ ﴿أَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ﴾۔

سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے کیا دعا مانگی؟ ﴿رَبِّ ٱشۡرَحۡ لِي صَدۡرِي ۝٢٥﴾ (طه: 25): دعا مانگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے ﴿أَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ﴾ یعنی" قد شرحنا لك صدرك": انعام ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مانگا نہیں ہے بغیر مانگے دے دیا ہے ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ نے۔ ﴿وَوَضَعۡنَا عَنكَ وِزۡرَكَ ۝٢ ٱلَّذِيٓ أَنقَضَ ظَهۡرَكَ﴾ صغیرہ گناہ بھی کمر توڑ دیتے ہیں؟ جی ہاں کیونکہ ہم بات نبی کی کر رہے ہیں! ہم کبیرہ گناہ کر رہے ہوتے ہیں ہمیں پرواہ نہیں ہوتی! بعض لوگوں کے نزدیک جب کوئی گناہ کرتا ہے نا کبیرہ گناہ مکھی کے برابر بھی نہیں ہوتا کچھ! مکھی یوں بیٹھی اور اُڑ گئی فرق نہیں پڑتا ، اور بعض لوگ پہاڑوں کا بوجھ محسوس کرتے ہیں، اور جو صالحین ہیں جتنا زیادہ تقویٰ ہو گا اتنا بوجھ بڑھتا جائے گا اور انبیاء پر بوجھ سب سے زیادہ ہے جب اُن سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے نہ چاہتے ہوئے بھی۔

تو یہ خوشخبری ہے: ﴿وَوَضَعۡنَا عَنكَ وِزۡرَكَ ۝٢ ٱلَّذِيٓ أَنقَضَ ظَهۡرَكَ﴾۔

اگلی خوشخبری: ﴿وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ﴾ (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ کے ذکر کو بلند فرمایا ہے)۔

ایسی تعریفیں کی ہیں ایسا ذکر بلند کیا ہے کہ کسی اور کا کیا ہی نہیں ہے دیکھنا چاہتے ہیں دیکھ لیں کہ کوئی شخص مسلمان کیسے ہوتا ہے؟ اسے کیا گواہی دینی پڑتی ہے تاکہ وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہو؟ ارکان اسلام کا سب سے پہلا رکن کیا ہے؟ "الشہادتین" (دو گواہیاں)۔

پہلی گواہی تو ہے: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" دوسری گواہی کیا ہے جس کے بغیر پہلی گواہی کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے؟ "وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ": ﴿وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ﴾۔

کوئی شخص دائرۂ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک یہ گواہی نہ دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (سبحان اللہ)۔

آذان میں کیا ہوتا ہے؟ نماز سے پہلے آذان ہے ناجب ہم آذان دیتے ہیں تو کیا کہتے ہیں؟ "أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدًا رسول الله"۔ آذان کہاں دی جاتی ہے؟ اب تو اسپیکرز وغیرہ آ گئے ہیں مسجد کے اندر دی جاتی ہے، پچھلے زمانے میں یہ مائیکروفون سسٹم نہیں تھا تو سب سے بلند جگہ پر کھڑا ہو جاتا تھا موؤذن: ﴿وَرَفَعْنَا﴾: رفع دیکھیں آپ بلندی دیکھیں کہ سب سے بلند جگہ پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا جا رہا ہے "آذان"۔ دوسرا رکن ارکان اسلام کا نماز ہے اور آذان جو ہے وہ نماز کا حصہ ہے یعنی پہلے بلایا جاتا ہے نماز کی طرف اُس میں دیکھیں آپ نماز کے اندر دیکھیں آپ: ارکان الصلاۃ میں سے تشہد ہے تشہد میں کیا کرتے ہیں ہم؟ "أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"۔ یہ کیا گواہی ہے؟ وہی گواہی ہے ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾: جو یہ نہیں پڑھتا تشہد اس کی نماز ہی نہیں ہے (سبحان اللہ)۔

ارکان اسلام کے پہلے دو رکن ناممکن ہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہ ہو اپنی زبان سے ذکر نہ ہو۔ کوئی دل سے تو مانتا ہے لیکن نماز میں نہیں پڑھتا تشہد نماز ہے اس کی؟ کوئی دل سے تو مانتا ہے لیکن زبان سے نہیں پڑھتا کبھی کلمہ شہادت مسلمان ہے؟ مسلمان نہیں ہے۔

باقی ارکان دیکھیں تیسرا جو ہے: ہر عبادت میں (ہم نے صرف دو کا ذکر کیا ہے کلمہ شہادت اور نماز) باقی جو دیگر عبادات ہیں؛ روزہ ہے، زکوۃ ہے، حج ہے، عمرہ ہے اور باقی جو عبادات ہیں ساری کوئی بھی عبادت اس وقت تک عبادت مقبولہ نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ کے ہاں جب تک کہ دو شرطیں نہ ہوں؛ پہلی شرط تو اخلاص ہے لا إله إلا الله دوسری شرط کیا ہے؟ اتباع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾۔

بلند ذکر ہے کہ نہیں؟

ہر مسلمان اُس دن سے لے کر تا قیامت ان پر عمل کرتا رہے گا کہ نہیں؟ کرتا رہے گا ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾۔

یہ ذکر کی بلندی جو ہے صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی تک محدود نہیں تھی تا قیامت رہے گی ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾۔

اگلی خوشخبری: جب یہاں تک ہو گیا ہے اگلی خوشخبری دیکھیں اور یہ خوشخبری صرف اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نہیں ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن امتیوں کے لیے بھی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں جن کے اسوۂ حسنہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یہ خوشخبری اُن کے لیے بھی ہے۔ سینے کی کشادگی ہے اور گناہوں کا جو یہ بوجھ ہے اس کا ختم کر دینا، معافی تو نہیں ہے اس لیے توبہ لازمی ہے ہمارے لیے لیکن یہ ہے کہ توبہ آسان ہو جاتی ہے؛ رفع الذکر جو مومن جو اہل علم ہیں سلف کو دیکھیں صحابہ کو دیکھیں سیدنا ابو بکر صدیق کو کون جانتا تھا؟ جاہلیت میں کون جانتا تھا کوئی کبھی نام سنتا تھا؟ (سبحان اللہ) جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ بنے اور خلیفہ بنے اب کون ہے جو جانتا نہیں ہے مجھے بتائیں؟! کافر بھی جانتا ہے کہ ابو بکر جو ہے وہ خلیفۃ الرسول ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ابو بکر صدیق کا نام آتا ہے۔

خلفائے راشدین کو دیکھیں، صحابہ کو دیکھ لیں، بعض صحابہ کے ایسے نام ہیں جو کہیں سے پتہ نہیں کوئی جانتا نہیں تھا کہ کس قبیلے سے تعلق رکھتا تھا لیکن صحابہ بنے اور کمال کے صحابہ بنے۔

تو رفع الذکر جو ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کا بھی ہے اور "ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين": جو اُن کے نقش قدم پر چلتا ہے احسان کے ساتھ قیامت تک جو اُن کی اتباع کرنے والے ہیں۔

اگلی خوشخبری: ﴿فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ﴾ (بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے)۔ مشکل کے ساتھ آسانی لازمی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

مشکل کہاں سے آتی ہے؟ اُس ربّ کی طرف سے آتی ہے، آسانی کہاں سے آتی ہے؟ اُسی کی طرف سے آتی ہے۔

لیکن اس آیت کریمہ میں دیکھیں آپ: العُسر معرفہ ہے، یُسر نکرۃ ہے؛ عربی گرامر کے قواعد کے مطابق الف لام کے ساتھ جو لفظ بیان کیا جاتا ہے وہ ایک ہوتا ہے اس میں تکرار نہیں ہوتی، جو نکرۃ ہوتا ہے بغیر الف لام کے اس میں تکرار لازم آتی ہے؛ تو ایک عُسر ہے دو یُسر ہیں اور کبھی ایک عُسر دو یُسر پر غالب نہیں ہو سکتا۔ ایک مشکل ہے آسانیاں دو ہیں، ہر ایک مشکل کے ساتھ دو آسانیاں لازمی ہیں ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے لیکن کس کے لیے؟ جو یہ معاملے سمجھتے ہیں، جو اپنے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں: ﴿وَاُفَوِّضُ اَمۡرِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ﴾ (غافر: 44) کیوں کہتے ہیں؟ میں اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اپنے بندوں کی حالت کو، بصیر بالعباد ہے۔

کون کیا کرتا ہے کون کیسے کر رہا ہے، میری کیا حاجت ہے مجھے کیا تنگی ہے کیا پریشانی ہے اللہ تعالیٰ سے بہتر کون جاننے والا ہے کوئی جانتا ہے ؟! کوئی نہیں جانتا۔ وہ ہمارے دلوں میں چھپے راز کو بھی جانتا ہے آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے۔ تو میری حالت کو نہیں جانتا کہ میں کتنی تکلیف کتنی مصیبت میں ہوں ؟! خوب جانتا ہے لیکن وقت مقرر ہے آسانی کا بھی، جیسا کہ مصیبت کا وقت مقرر ہے آسانی کا وقت بھی مقرر ہے۔

واللہ ! مصیبت میں انسان اگر مومن ہے وہ دیکھتا ہے ، اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے ہر مصیبت سے لیکن جب مومن پر مصیبت آتی ہے تو اپنے معاملے اللہ کے سپرد کر دیتا ہے ، بہت ساری نعمتیں سامنے آجاتی ہیں کہ یہ بھی نعمت ہے وہ بھی ہے ، یہ بھی ہے وہ بھی ہے ، تو وہ پریشانی جو ہے نا جو بڑی تھی نا وہ کم ہوتی جاتی ہے۔ کیوں ؟ بہت ساری نعمتیں سامنے آجاتی ہیں ؛ پھر اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے ثابت قدمی عطا فرماتا ہے اور آہستہ آہستہ مصیبتیں جو ہیں وہ کم ہوتی جاتی ہیں۔

عُسر میں جو آسانی ہے آسانی کے دو طریقے ہیں یاد رکھیں آپ ، ہر مشکل میں جو آسانی ہے اُس آسانی کے دو طریقے ہیں (بات دو دو کی ہو رہی ہے اکثر کہ شرح صدر بھی دو ہیں اور آسانی کی باتیں یہ بھی دو ہیں) :

(۱) ایک ہے محسوس طریقہ جو ہے حسّی طریقہ جو ہے کہ مصیبت آئی مشکل آئی دشواری ہوئی ، آسانی آئی اور وہ ٹل گئی۔

کوئی بیمار ہے شدید تکلیف میں ہے ، کافی عرصے تک بیمار رہا مشکل ہے دشواری ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے شفاء نازل ہوئی وہ بندہ شفاء یاب ہو گیا اور اس کی جو مشکل تھی وہ دور ہو گئی۔ یہ کیا ہے ؟ یہ حسّی ہے یہ یسر جو ہے ہم محسوس کرتے ہیں۔

کسی شخص کی اولاد نہیں ہے تنگی میں ہے پریشانی میں ہے اور مشکل میں ہے ، ڈاکٹروں کا علاج کرتے کرتے تھک گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے آسان کیا ہے حجامہ کروایا ہے حجامہ سے اس کو اولاد ہو گئی ہے ، اللہ تعالیٰ نے اس کو شفاء یہاں پر لکھی تھی توفیق بھی اسی نے دی ہے کر کے ہو گئی (سبحان اللہ)۔

مشکل تھی دشواری تھی اولاد نہیں تھی اولاد سے محروم تھا مشکل ٹل گئی آسانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے یہ کیا ہے ؟ محسوس ہے یہ حسّی ہے۔

(۲) دوسرا ہے معنوی جو اِس سے بڑھ کر ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے ثابت قدمی عطا فرماتا ہے اور اصل مقصد یہی ہے آزمائش سے کہ میرا بندہ مصیبتوں پر صبر کرے اور یہ صرف مومن ہی کے لیے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے کوئی اچھائی پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے ، یہ صرف مومن ہی کے لیے ہے کسی اور کے لیے ممکن نہیں ہے۔

تو جتنا ایمان مضبوط ہو گا اتنی ہی یہ دو چیزیں مضبوط ہوں گی "الصبر والشکر"، جتنا ایمان کمزور ہو گا اتنی ہی یہ دو چیزیں کمزور اور کم ہوتی جائیں گی؛ تو اللہ تعالیٰ جب مشکل سے آزماتا ہے تو کیونکہ ایمان بلند ہوتا ہے ایمان مضبوط ہوتا ہے پھر صبر کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے اور خیر میں شکر کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ تو یہ معنوی جو آسانی ہے یہ اُس حسّی آسانی سے بڑھ کر ہے کیونکہ ثابت قدمی اور صبر جو ہے اُس کا الگ سے اُجر ہے (صبر کا اُجر الگ سے ہے یاد رکھیں)۔

ایک تکلیف کا اُجر ہے وہ الگ ہے کہ کانٹا بھی چبھتا ہے اُس کا بھی اُجر ہے کوئی ضائع نہیں ہے، واللہ کوئی چیز ضائع نہیں جاتی مومن کے لیے کوئی چیز ضائع نہیں ہے، کانٹا بھی چبھتا ہے ایک گناہ معاف ہوتا ہے ایک نیکی ملتی ہے ایک درجہ بلند ہوتا ہے؛ ایک کانٹا! جو مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے بیچارہ کبھی کون سی مصیبت، کبھی روزگار کی کبھی اولاد کی، کبھی بیوی کی کبھی بچوں کی، کبھی دشمن باہر کے کبھی اندر کے، کبھی تکلیف کبھی بیماری لگی ہے تو کیا ضائع ہے سب؟! نہیں واللہ! ضائع نہیں ہے، ہمارا ایمان ہے کہ واللہ ایک ایک لمحے میں اس کو اُجر مل رہا ہے بشرطیکہ اللہ کے لیے صبر کرنے والا ہو اور صبر جب کرے گا الگ سے اس کا فائدہ ہے۔

صبر اساس ہے خیر کی جب صبر میں ثابت قدمی مل جاتی ہے اس کے ساتھ یقین آ جاتا ہے جب صبر اور یقین مل جاتا ہے تو امامت مل جاتی ہے؛ امام ایسے ہی تھوڑا بنتے ہیں امامت کے لیے صبر پہلے ہے جب یقین صبر کے ساتھ مضبوط ہو جاتا ہے تو امام بن جاتا ہے۔

اچھا جب صبر کے ساتھ تقویٰ مضبوط ہو جاتا ہے تو محسنین میں سے بن جاتا ہے: ﴿إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (یوسف: 90): سورۃ یوسف میں آیت نمبر 90 میں سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی زندگی میں دیکھ لیں مصیبتیں تکلیفیں تکلیفیں تکلیفیں!

اور سیدنا یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھ لیں (باپ کو دیکھ لیں) کہ ایک بیٹا پھر دوسرا بیٹا پھر پریشانی! سب سے پیارا بیٹا جدا ہو گیا ہے نبی کا بیٹا جدا ہو گیا ہے کیا فرمایا؟ ﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ﴾ (میں اپنی تکلیف جو ہے اپنا جو غم ہے جو پریشانی ہے اپنے ربّ سے ذکر کرتا رہتا ہوں (شکایت ربّ کو کرتا ہوں کسی اور کو نہیں کرتا ہوں)) (یوسف: 86)۔

بیٹوں کو شکایت کبھی نہیں کی اگرچہ پتہ ہے کہ بیٹوں کی وجہ سے سب کچھ ہوا ہے شکایت نہیں کی بیٹوں کو شکایت ربّ کو کرنی ہے "اے اللہ! تو ہی میرا مالک ہے تو ہی آسانی فرمائے گا"؛ کئی سالوں کے بعد جا کر آسانی ہوئی۔

اللہ کے پیارے نبی اور نبی کا بیٹا قید خانے میں سات سال جیل میں بند ہے بے قصور آزمائش ہے اللہ تعالیٰ کی لیکن جب آسانی آئی کہاں سے آئی ؟ایک خواب سے آسانی آگئی ہے کہ بادشاہ نے خواب دیکھا اس خواب کی تعبیر کی کیونکہ پوری قوم کو ہلاکت سے بچا لیا پوری قوم ہلاک ہونے والی تھی (سبحان اللہ)۔

یہ علم کا نور کہاں سے آیا؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ خوابوں کی تعبیر کا علم کہاں سے ملا؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا اور پوری اس قوم کو اور جو بھی گردو نواح میں جو دوسری بستیاں تھیں سب کو ہلاکت سے بچا لیا ہے ربّ کے حکم سے اور سب سے قریب یعنی وہ جو قید خانے میں قید تھا جس کی کوئی حیثیت نہیں تھی اب بادشاہ کا سب سے قریبی ہو گیا ہے یہاں تک کہ بادشاہ نے کہہ دیا کہ جو تم نے کرنا ہے تم کرو میں نے اپنے اختیارات تمہیں دے دیئے ہیں۔

صرف وزارت خزانہ ہی نہیں اتنے معتبر شخص ہو گئے سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کہ بادشاہ اُن کے مشورے کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا تھا (سبحان اللہ)؛ یہ عزت ہوتی ہے کہ صبر ہے تقویٰ ہے جب صبر تقویٰ کے ساتھ مل جاتا ہے احسان کا درجہ مل جاتا ہے اور دشمن پر غلبہ بھی مل جاتا ہے۔

اگر صبر نہ ہوتا تو تقویٰ کیسے مضبوط ہوتا؟ دونوں کیسے ملتے؟ احسان کیسے ہوتا؟ غلبہ کیسے ہوتا؟ ﴿وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (یوسف: 21): دیکھنے والا کہتا ہے کہ کیا ہے یہ؟!

اس لیے قصے کے شروع میں کیا ہے؟ ﴿اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ﴾ (یوسف: 7): قصے میں آیات ہیں آیت نہیں ہے ایک نہیں ہے کئی آیتیں ہیں جو تمہاری عقل کو حیران کر دیں گی!

جو سوال کرتا ہے نا قصے کے بارے میں کہ سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کا کیا قصہ ہے؟ جب جواب ملے گا نا تو عقلیں اُن کی حیران ہو جائیں گی! بار بار حیران ہوتی رہے گی اور اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت کی دلالت اُن کو ملتی رہے گی کہ ربّ کتنا عظیم ربّ ہے (سبحان اللہ)۔

آسانی محسوس بھی ہے اور آسانی معنوی بھی ہے اور جو دوسری ہے پہلے سے بڑھ کر ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے: ﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾۔

آخری آیت: ﴿فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾ (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پس جب آپ فارغ ہو جائیں تو عبادت کے لیے کھڑے ہو جائیں ﴿فَانْصَبْ﴾)۔

کھڑے سے مراد یہ نہیں کہ قیام کی حالت،یعنی عبادت میں جدوجہد کرتے رہیں ﴿فَانْصَبْ﴾)؛جب فارغ ہوجائیں ایک کام سے دوسرے کام کے لیے تیار ہوجائیں چاہے دنیا کا کام ہو۔

عبادت کررہے ہیں فارغ ہوگئے راحت بھی عبادت ہے عبادت کے لیے اور جب راحت کرتے ہیں تاکہ جسم کو تھوڑی راحت مل جائے اور مزید توانائی حاصل کرنے کے لیے ہم راحت (آرام) کرتے ہیں یہ آرام بھی "فانصب" میں شامل ہے (سبحان اللہ)۔

دنیا کے ہم کام کرتے ہیں رزق حلال کمانے کے لیے تاکہ ہمیں خوراک ملے اور توانائی ملے تاکہ ہم عبادت میں اس حلال رزق کو صرف کریں یہ بھی "فانصب" میں شامل ہے۔

دنیا کے کام سے فارغ ہوئے ہوں تو دین کا کام کرو عبادت میں اُس سے فارغ ہوئے ہو تو دنیا کے کام میں، تو مومن ہمیشہ "فانصب" رہتا ہے اس کا یہی کام ہے؛اس کا آرام بھی عبادت میں ہے،اس کا کھاناپینا بھی عبادت میں ہے یہاں تک کہ اس کا نان نفقہ بھی اولاد پر صدقے میں شامل ہوتا ہے کیونکہ اس کا دل اپنے ربّ سے جڑا ہوا ہے وہ اپنے ربّ کے لیے کرتا رہتا ہے ہر چیز (سبحان اللہ)﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾۔

آخر میں: ﴿وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾(اور اپنے ربّ کی طرف رغبت کرتے رہو)۔

دل میں صرف ایک ہی مقصد ہے کہ میرا ربّ مجھ سے راضی کیسے ہوگا؟!اخلاص ہے کہ جو کام کرنا ہے اپنے ربّ کے لیے کام کرنا ہے۔

شادی کی ہے اپنے ربّ کی رضا کے لیے کی ہے حرام سے بچنے کے لیے اپنے نفس کی عفت کے لیے،اولاد ہے اچھی تربیت ہے اپنے ربّ سے ڈرتے ہوئے،دوستی دشمنی ہے اللہ کے لیے ہے ذاتی مفادات نہیں ہیں،اپنی خواہش کو اپنے ربّ کے لیے دبانا جانتا ہے،جو عمل کرتا ہے اپنے ربّ کی رضا کے لیے کرتا ہے مراقبہ ہوتا ہے ہمیشہ کہ میرے حرکات اور سکنات میرا ربّ مجھے دیکھ رہا ہے ، میں کیا کررہا ہوں کیا کہہ رہا ہوں کس طرف جارہا ہوں کہاں آرہا ہوں کہاں جارہا ہوں کیا کررہا ہوں، میرے دوست احباب کون ہیں حلقہ احباب کون ہیں، کون میرے قریب ہے کون مجھ سے دور ہے کس کے لیے میں یہ سب کچھ کررہا ہوں، ذاتی مفاد ہے تو اس میں کوئی خیر نہیں ہے اگر اللہ کے لیے ہے﴿وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾: یہ رغبت ہے۔

ہمیشہ راغب رہو ہمیشہ اپنے ربّ سے اُجر وثواب کی دعا کرتے رہو توفیق کی دعا کرتے رہو۔

ہم جب عمل کرتے ہیں تو اس عمل کے لیے دو چیزیں لازمی ہیں، ہم پر بھی دو ہیں: (۱) ایک ہے عمل سے پہلے استعانت اور مدد اللہ تعالی سے۔ (۲) دوسرا عمل کے بعد اُجر وثواب۔

رغبت میں دونوں چیزیں ہیں کہ اللہ تعالی کی طرف سے مدد اور اعانت، اگر نہ ہو تو توفیق ہو ہی نہیں سکتی اور ہم کوئی عبادت کرنے کے قابل بھی نہیں ہو سکتے۔

تو مدد اور اعانت اللہ تعالی کی طرف سے آگئی ہے اور پھر رغبت کس چیز کی باقی رہتی ہے؟ اللہ تعالی اس عمل کا اُجر وثواب جو آپ نے مرتب فرمایا ہے وہ بھی عطا کیجیے۔

عبادت اللہ تعالی کے حکم سے مشروع ہوئی، نہ ہوتی تو بدعت ہوتی کرنے کے قابل نہیں تھے ہم "احسان"۔

پھر ہمیں مکلف بنایا، عقل بھی دی اور بالغ بھی ہوئے یہاں تک ہماری عمر کو مہلت دی، پھر توفیق بھی دی ہے کہ صحت بھی ٹھیک ہے کوئی مسئلہ بھی نہیں ہے، اور پھر عبادت کو آسان بھی فرمایا ہے کہ عبادت ہم نے کی بھی ہے اور اس کا اُجر بھی دیا ہے۔

ہمارا کیا کام ہے اس میں مجھے بتائیں؟! سارا اُسی کا احسان ہے کہ نہیں؟! عجب بات ہے ہم دو رکعتیں پڑھ کر احسان جتلاتے رہتے ہیں! تھوڑا سا نفقہ دے کر اللہ تعالی کے راستے میں بس اپنی ہی تعریفوں کے گن گاتے رہتے ہیں کہ ہم نے یہ کر دیا وہ کر دیا! اللہ کے بندے کس نے تمہیں توفیق دی ہے؟! طلب علم میں تھوڑے سے دو چار لیکچر سن لیتے ہو بڑا عالم سمجھ بیٹھتے ہو اپنے آپ کو کہ بس ہمارے جیسا کوئی نہیں ہے!

کس کی توفیق سے تم نے یہ کام کیا ہے؟ اس لیے ﴿وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾ نصب العین بنالیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے یہ کام مشکل ہے ہمارے لیے وہ کام مشکل ہے، کوئی کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب ہمارے فجر کی نماز بہت مشکل ہے نہیں پڑھ سکتے! بڑی کوشش کرتے ہیں نہیں پڑھ سکتے! جانتے ہیں کہاں پر خلل ہے؟ الارم میں خلل نہیں ہے، کہتے ہیں وہ بجتا رہتا ہے وہ ہم بند کر دیتے ہیں روزانہ مسئلہ ہے! دور رکھا تب بھی یہی ہوتا ہے بند کر کے پھر سو جاتے ہیں۔ جانتے ہیں کیا ہے؟ توفیق نہیں ہے اللہ تعالی کی طرف سے۔ کیوں؟ رغبت نہیں ہے؛ ﴿وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾ میں کمزوری ہے۔

بعض لوگوں کے صلاۃ اللیل مشکل ہے؛ نہیں ہوتا کام سے تھکے آتے ہیں بڑی کوشش کرتے ہیں بس ہم کہتے ہیں کہ اٹھ کر پڑھیں گے نہیں ہو سکتی! خلل کہاں پر ہے؟ رغبت میں خلل ہے اخلاص میں خلل ہے، اُس کو درست کرو اور دیکھو واللہ!

کہتے ہیں کہ آنکھیں نہیں کھلتیں؛ باتھ روم میں جاؤ وضو کر کے باہر نکلو کہاں نیند ہے دکھاؤ مجھے ؟ ختم!

شیطان یہی چاہتا ہے کہ نماز نہ پڑھو نا؟! حدیث میں آیا ہے کہ شیطان بندے کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے"۔ بھئی جس کے کان میں پیشاب ہو پیشاب کو نہ نکالنا چاہے اس کا کون کچھ کر سکتا ہے ؟! تو اٹھو اور یہ جو گرہیں شیطان نے لگائی ہیں ان کو کھولو اور مسجد کی طرف چلو۔ ہم غسل کرتے ہیں یہ کرتے ہیں ایکسر سائز کر کے آتے ہیں: کبھی اللہ کے لیے غسل کر کے دیکھو نا! اگر یوں طبیعت آپ کی بگڑی ہوئی ہے تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے ﴿وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾: غسل کر لو وضو کر لو اور پھر توانائی دیکھو جو تمہیں ملتی ہے۔ دیکھو کرنا تو تم نے ہے ہم نے تو نصیحت کرنی ہے نا تو کر کے تو دیکھو نا! کہتے ہیں بہت مشکل ہے! اچھا وضو کیا ہے غسل کیا ہے وہاں تک جا نہیں سکتے: تو ہم اٹھا کر تمہیں وہاں لے جائیں پھر؟! اتنا تو کرنا ہی پڑے گا بھئی دو چار قدم چلو بھئی !آپ کے گھر میں باتھ روم ہے باہر تو نہیں کہہ رہا میں کہ باہر جا کر کنویں کی طرف جاؤ وہاں سے پانی لاؤ!

پچھلے زمانے میں کیا ہوتا تھا؟ یہ باتھ روم نہیں تھے اس طریقے سے جیسے ہمارے لیے اللہ تعالیٰ نے آسانی فرمائی ہے، لوگ باہر ویرانے میں جاتے تھے قضائے حاجت کے لیے اور کنویں سے شدید سردیوں میں آپ دیکھتے ہیں کہ پانی نکال کر وضو کر کے نماز کے لیے جاتے تھے جہاں پر پانی کی قلت ہوا کرتی تھی!

آج الحمد للہ یعنی اٹیچ باتھ رومز (Attached bathrooms) ہیں، یہ بیڈ روم ہے اندر باتھ روم بنایا ہوا ہے ہم لوگوں نے تب بھی ہم سے وضو نہیں ہوتا! یعنی کیا چاہتے ہو؟! مجھے لگتا ہے کہ فیوچر میں اب بیڈ کے ساتھ باتھ روم لگا ہو گا پتہ نہیں کیا کہیں گے اسے! اٹیچ باتھ روم (Attached bathroom) تو ہے اب بیڈ باتھ روم پتہ نہیں کیا ہو گا یہ؟! پتہ ہے مشکل تب بھی ہو گی! کیوں ہو گی؟ ﴿وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾ نہیں ہے رغبت نہیں ہے نا! جب تک رغبت نہیں رہے گی واللہ کوئی خیر نہیں رہے گا؛ طلب علم مشکل، نماز مشکل، زکوٰۃ مشکل، روزہ مشکل، حج مشکل، عمرہ مشکل، دنیا ہی مشکل ہو جائے گی اور آخرت اُس سے مشکل ہو جائے گی۔ اگر آپ اپنے دین اور دنیا کو آسان کرنا چاہتے ہیں یہ جان لیں کہ ہے ﴿وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾: رغبت اپنے ربّ کے لیے ہمیشہ دل میں ہونی چاہیے اور پھر دیکھیں واللہ یہ ساری مشکلات کیسے ہیں!

﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾:

اس سے پہلے تین اسٹیشن ہیں اس سورۃ میں:

(۱) انشراح الصدر پہلا ہے۔ (۲) عُسر یُسر ادوسرا ہے۔ (۳) رغبت تیسرا ہے۔

تینوں لازم اور ملزوم ہیں۔

سینے کی کشادگی چاہتے ہو ہر مشکل سے آسانی چاہتے ہو ربّ کی رغبت لازمی ہے، سورۃ کی ابتداء اور انتہا دیکھیں آپ کہ رغبت نہیں ہے آسانی مشکل ہو جائے گی سینے کی کشادگی مشکل ہو جائے گی اس لیے آخری لفظ جو اس سورۃ کا ہے بڑا عظیم لفظ ہے واللہ!

سب یہ جملے ملے ہوئے ہیں: آسانی چاہتے ہو مشکلات نے گھیر رکھا ہے "رغبت" اپنی نیت ٹھیک کر لو۔

اخلاص اپنے ربّ کے لیے: ادارے بند ہو جائیں گے؛ نہیں! نہیں بند ہوں گے ادارے! اپنا اخلاص ٹھیک کرو دیکھتا ہوں کیسے بند ہوتے ہیں۔

جب تک دل میں خلل ہے اہل بدعت سے تمہاری دوستی ہے تو بند ہو کر رہے گا، یا بند نہیں ہو گا تو چلنے کا فائدہ بھی نہیں ہو گا۔

یہ پروڈکشن جو ہو رہی ہے لوگوں کی یہاں پر ان اداروں سے حزبیت کا شکار ہو رہے ہیں لوگ کیا خیر ہے اس میں مجھے بتائیں؟!

ایک بدعت سے نکل کر دوسرے بدعت میں ان لوگوں کو دھکیل رہے ہو معتزلہ کے زمانے میں یہی تو ہوتا تھا کہ نہیں؟! ادارہ موجود تھا معتزلہ کا اور اس میں پروڈکشن تھی معتزلہ کی، یا خوارج تھے اُن کا اپنا ادارہ تھا جیسے فیکٹری ہوتی ہے نا خوارج کی پروڈکشن ہو رہی ہے!

اگر کوئی خارجی توبہ کر کے معتزلی بن جائے تو پھر کون سا کمال کر دیا ہے؟! کوئی رافضی معتزلی بن جائے معتزلی رافضی بن جائے ایک بدعت سے نکل کر دوسری بدعت تو کیا کمال ہے؟! اس ادارے کو چلنا چاہیے؟!

اس لیے اپنی نیتیں ٹھیک کریں، اہل حدیث اس دنیا کے میں سمجھتا ہوں سب سے بہترین لوگ ہیں واللہ! خیر پر ہیں قرآن اور سنت پر ہیں لیکن جب سے تحزب ان کی زندگی میں آیا ہے اور سیاست میں چلے گئے ہیں اور تحزب کا شکار ہوئے ہیں تو کہاں گیا علم اور تعلیم؟! کہاں گئی نظر آتی ہے آپ کو؟!

ادارے چل رہے ہیں پروڈکشن بھی ہو رہی ہے لیکن کس بنیاد پر ہو رہی ہے؟ یہی جوان جب اداروں سے نکلتے ہیں سلف کے زمانے میں اہل بدعت سے بالکل الگ جدا ہو جاتے تھے اور اُن سے خبردار بھی کیا کرتے تھے، آج دونوں کے ہاتھوں میں ہاتھ ہوتا ہے یوں! ادھر سے اس ہاتھ میں بریلوی ہوتا ہے اس ہاتھ میں دیوبندی ہوتا ہے سب ایک ساتھ چلتے ہیں، وہاں پر رافضی بھی ہوتا ہے ساتھ تیسرے چوتھے نمبر پر! سب ایک ساتھ چلتے ہیں کہتے ہیں "اس کی ہمیں ضرورت پڑ گئی ہے"۔

کیا ضرورت ہے بھئی تمہیں؟! بھئی ہمارے ادارے خطرے میں ہیں۔

کس خطرے میں ہیں؟ ادارے بند ہو جائیں گے (سبحان اللہ)۔

میں جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ تمہاری مرضی چلتے ہیں تو پھر تمہاری مرضی سے بند ہوں گے چاہنے نہ چاہنے سے، اگر اُس ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کی مرضی سے چلتے ہیں تو پھر اسی کے حکم سے بند ہوں گے؛ اگر اس میں خیر ہے چلنا تو واللہ کبھی بند نہیں ہوگا اگر چلنے میں شَر ہے تو بند ہونے میں کیا حرج ہے پھر؟! واللہ اَعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (094: سورۃالشرح کی مختصر تفسیر) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio